سر یا داڑھی کے سفید بالوں کو اکھیڑنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FSD-9337 تاریخ: 28-05-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ سر یا داڑھی میں موجود سفید بالوں کو اکھیڑ سکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

سفید بال عمر، وقار اور شریعت میں فضیلت کی علامت ہیں، عموماً یہ بڑھاپے کی نشانی ہوتے ہیں، جسے انسان عموماً ناپسند کرتا ہے، کیونکہ طبعی طور پر انسان ہمیشہ جوان اور خوبصورت نظر آنے کی تمنا کرتا ہے، اسی کے پیشِ نظر سر یا داڑھی میں ظاہر ہونے والے سفید بالوں کو ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، شریعت مطہرہ نے اِس حوالے سے ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ سفید بالوں کو باقی رکھنا، مسلمانوں کا نور ہے اور اِن بالوں کی وجہ سے نیکیاں ملتی ہیں اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔

اِس تمہیدی گفتگو کے بعد سوال کا جواب یہ ہے کہ سر اور داڑھی میں موجود سفید بالوں کو محض بڑھاپا چھپانے، خوبصورت اور جوان نظر آنے کے لیے نوچنا یا کاٹنا، مکروہ و ممنوع اور خلافِ اَولیٰ ہے، البتہ اگر زیب وزینت مقصود نہ ہو، بلکہ مجاہد، دشمن پر رعب طاری کرنے کے لیے سفید بال اکھیڑے، تو اِس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

سفید بالوں کی فضیلت کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لا تنتفوا الشيب، ما من مسلم يشيب شيبة في الإسلام إلا كتب الله بها حسنة وحط بها عنه خطيئة“ ترجمہ: ”سفید بالوں کو

نہ اکھیڑو، کیونکہ بڑھاپا (بالوں کا سفید ہو جانا) مسلمان کے لیے نور ہے اور جو شخص حالت اسلام میں بڑھاپے کی طرف بڑھتا ہے، تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور اِس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ (سنن ابوداؤد، جلد4، صفحہ136، مطبوعہ الأنصارية، دھلي)

سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت کے متعلق سنن ابن ماجہ میں ہے: "نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نتف الشيب وقال هو نور المؤمن "ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ مومن کا نور ہیں۔

اس حدیث کے تحت حاشیہ سندی میں ہے: "فلا ينبغي أن يزيله بخلاف الخضاب فإنه ستر له لا إزالة فهو جائز "ترجمہ: یہ مناسب نہیں کہ کوئی شخص سفید بالوں کو زائل کرے، برخلاف سفید بالوں میں مہندی لگانے کے کہ اس میں سفید بالوں کو چھپانا ہے، ختم کرنا نہیں اور یہ جائز ہے۔

(حاشية السندی علی سنن ابن ماجه، جلد2، صفحہ403، مطبوعہ دار الجيل، بيروت)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں موجود سفید بالوں کے اکھیڑنے سے حجام کو روکا، جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے: "عن طلق بن حبيب: أن حجاما أخذ من شارب النبي صلى الله عليه وسلم، فرأى شيبة في لحيته، فأهوى إليها، فأخذ النبي صلى الله عليه وسلم بيده، وقال: «من شاب شيبة في الإسلام كانت له نورا يوم القيامة "ترجمہ: حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک حجام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مونچھوں کو تراشا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی میں ایک سفید بال دیکھا، تو اس کو کاٹنا چاہا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور ارشاد فرمایا: "جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو، تو قیامت کے دن اُس کے لیے ایک نور ہو گا۔"

(مصنف ابن ابی شیبة، جلد 5، صفحہ266، مطبوعہ دار التاج، لبنان)

سفید بال اکھیڑنے کی کراہت کے متعلق حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "يكره ان ينتف الرجل الشعرة البيضاء من راسه و لحيته "ترجمہ: مرد کا اپنی داڑھی اور سر کے سفید بالوں کو اکھیڑنا، مکروہ ہے۔" (صحيح المسلم، جلد4، صفحہ1821، مطبوعہ دار إحياء التراث العربي، بيروت)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے :" قال بعض العلماء: لا یکرہ نتف الشیب إلا علی وجه التزین"

ترجمہ: بعض علماء نے ارشاد فرمایا: سفید بال اکھیڑنا تبھی مکروہ ہو گا جبکہ خوبصورتی اور زینت کے لیے کرے۔ **(مرقاۃ المفاتیح، جلد7، صفحہ2830، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)**

مرآۃ المناجیح میں ہے:"یعنی جب سر یا داڑھی میں چٹے بال شروع ہو جاویں تو انہیں مت اکھیڑو ان چٹے بالوں سے نفس کمزور ہوتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ اب میں بوڑھا ہو چلا ہوں آخرت کی تیاری کروں، یہ بال اکھیڑ دینے سے وہ اپنے کو جوان ہی سمجھے گا، یہ فرق ہے خضاب اور سفید بال اکھیڑنے میں اس لیے خضاب کا حکم دیا اکھیڑنے سے منع فرمایا، سفید بال خواہ سفید ہی رہیں یا سرخ کر دیئے جاویں قبر یاد دلاتے ہیں کہ تیاری کرو چلنے کا وقت قریب آ گیا سویرا ہو گیا اب جاگ جاؤ۔۔۔ **علماء فرماتے ہیں کہ سفید بال اکھیڑنا زینت کے لیے ہو تو منع ہے۔"**

(مراۃ المناجیح، جلد6، صفحہ157، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

زینت کی غرض سے سفید بال نوچنا مکروہ ہے، جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے :" نتف الشیب مکروہ للتزیین لا لترھیب العدو "ترجمہ: خوبصورتی اور زینت کے لئے سفید بال اکھاڑنا مکروہ ہے، لیکن دشمن کے دل میں رُعب پیدا کرنے کے لئے ایسا کرنا مکروہ نہیں۔

(الفتاوی الھندیة، جلد5، صفحہ359، دارالفکر، بیروت)

علامہ علاؤالدین حصکفی لکھتے ہیں:" ولا بأس بنتف الشیب "ترجمہ: سفید بال اکھاڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

سفید بالوں کو باقی رکھنا اولیٰ ہے، چنانچہ در مختار کی درج بالا عبارت کے تحت علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:" الظاھر حملہ علی القلیل، والتعبیر بلا بأس یفید أن الأولی ترکہ لما إنه نور المسلم یوم القیامة» کما ورد "ترجمہ: ظاہر یہی ہے کہ مذکورہ بالا حکم شرعی تھوڑے بالوں کے اتارنے پر محمول ہے، حکم شرعی کو"لا باس "سے تعبیر کرنا، اس بات کا فائدہ دیتا ہے کہ سفید بالوں کو چھوڑنا، اولیٰ ہے،

کیونکہ یہ قیامت والے دن نور ہوں گے، جیسا کہ حدیث میں بھی وارد ہوا ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، جلد 11، صفحہ 196، مطبوعہ بیروت)

یاد رہے کہ سفید بال نوچنے کا مسئلہ کتب فقہ میں ”لا بأس“ کے ساتھ بیان ہوا ہے اور یہ جواز ثابت کرتا ہے، مگر یہ جائز ہونا ”خلافِ اَولی“ کی حیثیت سے ہے، اگرچہ ”لا بأس“ سے جواز ثابت ہوتا ہے، مگر اِس کا غیر بہتر ہے، لہٰذا اس لفظ کا یہی تقاضا ہے کہ سفید بالوں کو نہ اکھیڑنا ہی بہتر ہے، چنانچہ اس اصول کے متعلق ”فاکھۃ البستان“ میں ہے: ”فإن لفظ ”لا بأس“ يدل على أن الأولى غيره، فتدبر“ ترجمہ: ”لا بأس“ کا لفظ اِس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کہ اس کا غیر ”اَولیٰ“ اور ”بہتر“ ہے۔ اس میں خوب غور و فکر کرو۔

(فاکھۃ البستان فی مسائل ذبح وصید الطیر والحیوان، صفحۃ 160، مطبوعہ بیروت)

مجاہد کے لیے دشمن پر رعب طاری کرنے کی غرض سے سفید بال اکھیڑنا، مکروہ نہیں، جیسا کہ بہار شریعت میں ہے: ”سفید بالوں کو اوکھاڑنا یا قینچی سے چُن کر نکلوانا مکروہ ہے، ہاں مجاہِد اگر اس نیت سے ایسا کرے کہ کفار پر رعب طاری ہو تو جائز ہے۔“

(بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 587، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اسی میں دوسرے مقام پر ہے: ”سفید بال اکھیڑنے میں حرج نہیں جبکہ بقصدِ زینت (خوبصورت نظر آنے کی نیت سے) ایسا نہ کرے۔ اور ظاہر یہی ہے کہ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ زینت ہی کے ارادہ سے کرتے ہیں تاکہ یہ سپیدی (سفیدی) دوسروں پر ظاہر نہ ہو اور جوان معلوم ہوں، اسی وجہ سے حدیث میں اس سے ممانعت آئی اور یہ بھی ظاہر ہے کہ داڑھی میں اس قسم کا تصرف زیادہ ممنوع ہوگا۔“

(بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 589، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

30 ذو القعدہ الحرام 1446ھ/28 مئی 2025ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے